

سُورَةُ الْمُلْكٍ

یہ سورہ مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورہ میں آفاق کی نشانیوں سے استدال کرتے ہوئے بڑے مؤثر انداز میں اسلام کی بنیادی تعلیمات کو جاگر کیا گیا ہے اور غلط میں پڑے ہوئے لوگوں کو سخت وعید سنائی گئی ہے۔

﴿ آیت ۱: ﴾ بہت ہی با برکت ہے یعنی اسی کی صفات اور حسنات بے حد و حساب ہیں۔ اس کی حکومت بہت ہی مضبوط و منظم ہے وہ جوچا ہے کر سکتا ہے۔

﴿ آیت ۲: ﴾ زندگی اور موت اس نے انسان کا امتحان لیئے کے لیے ہائے ہیں کہ کون اچھے عمل کرتا ہے اور کون برے عمل کرتا ہے۔ زندگی امتحان کے لیے مہلت ہے اور موت کا مطلب یہ ہے کہ امتحان کی مدت ختم ہو گئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو براہم بران نہایت رحم والا ہے۔

تَبَرَّكَ الَّذِي بَيَّنَ الرُّحْمَنَ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ

تَبَرَّكَ	الَّذِي	بَيَّنَ	وَ هُوَ	عَلَى كُلِّ	وَهُوَ	بَيَّنَ	الَّذِي	تَبَرَّكَ
نہیں بارکت ہے	وہ ذات کہ	جسکے ہاتھ میں ہے	بادشاہی	پر ہر	اور وہ	بادشاہی	پر ہر	نہیں بارکت ہے

وہ (خدا) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز

شَيْءٌ قَدِيرٌ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا

خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيَاةَ

شَيْءٌ	قَدِيرٌ	الَّذِي	خَلَقَ	الْمَوْتَ	وَ الْحَيَاةُ	أُور زندگی کو	پیدا کیا	جس نے	قادر ہے	چیز
پرقدار ہے۔ اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا										

لَيَبْلُو كُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً وَ هُوَ الْعَزِيزُ

لَيَبْلُو كُمْ	أَيُّكُمْ	أَحْسَنُ	عَمَلاً	وَ هُوَ	الْعَزِيزُ	تَاکِتَہ باری آزمائش کرے	کوئی تم میں	سب سے بہتر ہے	عمل میں	اور وہ زبردست
تَاکِتَہ باری آزمائش کرے	کوئی تم	میں	عمل	میں		تَاکِتَہ باری آزمائش کرے کہ تم میں کوئی اچھے عمل کرتا ہے اور وہ زبردست (اور)				

الْغَفُورُ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا

خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طِبَاقًا

الْغَفُورُ	الَّذِي	خَلَقَ	سَبْعَ	سَمَوَاتٍ	طِبَاقًا	اوپر تلے	آسمان	پیدا کیے	سات	بسنے والا
بسنے والا ہے۔ اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔										

اسماء: طِبَاقًا: اوپر تلے تہ بنت اور پنجے کرنا ایک طریقہ پر کرنا، مصدر ہے (باب مفائلہ)۔

مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفْوِيتٍ فَارْجِعْ

مَا	تَرَى	فِي	خَلْقِ	الرَّحْمَنِ	مِنْ	تَفْوِيتٍ	فَارْجِعْ
نَبِيْنِ دِيْكَهْ كَاتِوْ	مِنْ	تَخْلِيقِ	الرَّحْمَنِ كِيْ	كُوئِيْ	خَلْلُ افْرَقْ	پُسْ لُوْنَا/پِھِيرْ	

(اے دیکھنے والے) کیا تو (خدائی) ارجمن کی آفرینش میں کچھ لقص دیکھتا ہے؟ ذرا آگہ اٹھا کر

الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ قُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعْ الْبَصَرَ

الْبَصَرَ	هَلْ	تَرَى	مِنْ	فُطُورٍ	ثُمَّ	إِرْجِعْ الْبَصَرَ
نَگاہ کو	کیا	تُو دیکھتا ہے	کچھ	شکاف/درَاز	پھر	لوٹا

دیکھ پھلا مجھ کو (آسمان میں) کوئی شکاف نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ (سہ بارہ)

كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبُ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا

خَاسِئًا	يَنْقَلِبُ	إِلَيْكَ	الْبَصَرُ	كَرَّتَيْنِ
ذَلِيلُ ہو کر	آجائے گی	طرف تیری	نَگاہ	دوبارہ

نظر کر تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ

وَ هُوَ حَسِيرٌ ۝ وَ لَقَدْ زَيَّنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا

وَ هُوَ	حَسِيرٌ	وَ لَقَدْ	زَيَّنَا	السَّمَاءَ	الْدُّنْيَا	كَرَّتَيْنِ
اور وہ	تحکی ہو گی	اور البتہ تحقیق	زیست دی ہم نے	آسمان	دُنیا کو	

آئے گی۔ ہم نے قریب کے آسمان کو (تاروں کے) چاغوں سے

بِمَصْبِيحٍ وَ جَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيْطِينِ

بِمَصْبِيحٍ	وَ جَعَلْنَاهَا	رُجُومًا	لِلشَّيْطِينِ
شیاطین کو	او کیا ہم نے ان کو	مارنے کا آلہ	

زیست دی اور ان کو شیاطین کو مارنے کا آلہ بنایا

اسماء تَفْوِيتٍ: بے ضابطی، چوک، فرق، اختلاف اور دوری ہونا، مصدر ہے۔ فُطُورٌ: دراڑیں، سوراخ، نقش، عیب، فُطُرٌ واحد۔ كَرَّتَيْنِ: دو مرتبہ، دوبارہ، كَرَّة کا مشتملہ۔ خَاسِئًا: ذَلِيل، خَارَجَ حَسِيرٌ (تحکنا، کمزور ہونا) سے ایم فاعل (واحد مذکر)۔ حَسِيرٌ: تحکنا ہوا، درمانہ، عاجز، حَسِيرٌ (تحکنا، عاجز ہونا) سے صفت۔ مشہ۔ رُجُومًا: آلات سنگاری، سنگار کرنے کی چیزیں، مارنے / سنگار کرنے کے اسباب، رُجُوم کی جمع۔

﴿ آیت ۵۳:۵۴ ﴾ اس نے
ساری کائنات نہایت مریوط
و مضبوط ہائی ہے اس میں
تمہیں کہیں کوئی لقص نظر نہیں
آئے گا۔ اس نے آسمان کو
ستاروں سے مزین کر دیا ہے
اور شیاطین سے اس کو محفوظ کر
دیا ہے۔

وَأَعْذَنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ⑤

وَأَعْذَنَا	لَهُمْ	عَذَابَ	السَّعِيرِ
اور تیار کیا ہم نے	ان کے لیے	عذاب	دُکْنٰگ کا

اور ہم نے ان کے لیے دُکْنٰگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا إِبْرَاهِيمُ عَذَابُ جَهَنَّمَ

وَلِلَّذِينَ	جَهَنَّمَ	عَذَابَ	بِرِّيهِمْ	كَفَرُوا
اور ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	انکار کیا	پرور گار اپنے کا	عذاب ہے	دوڑخ کا

جن لوگوں نے اپنے پرور گار کا انکار کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۖ إِذَا أَلْقَوْا فِيهَا سَمِعُوا

وَبِئْسَ	الْمَصِيرُ	إِذَا	الْقُوَا	فِيهَا	سَمِعُوا
اور وہ برا ہے	ٹھکانا / لوٹنے کی جگہ	جب	وہ ذاںے جائیںے	اس میں	سین گے وہ

اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ جب وہ اس میں ذاںے جائیں گے تو اس کا

لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ لَا تَكَادُ تَبَيَّنُ

لَهَا	شَهِيقًا	وَهِيَ	تَفُورُ	تَكَادُ	تَبَيَّنُ
اس کا	چیخنا چلانا	اور وہ	جوش مار رہی ہوگی	قریب ہے	وہ پھٹ پڑے

چیخنا چلانا میں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی، گویا مارے جوش کے پھٹ

مِنَ الْغَيْظِ طَكَلَمَا أَلْقَى فِيهَا فَوْجٌ سَالِهِمْ

مِنَ الْغَيْظِ	طَكَلَمَا	أَلْقَى	فِيهَا	فَوْجٌ	سَالِهِمْ
غھے سے	جب بھی	ڈالی جائے گی	اس میں	کوئی جماعت	پچھیں گے ان سے

پڑے گی۔ جب اس میں ان کی کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو دوڑخ کے دار و غدان سے

الفعل: تَفُورُ: وہ چھلتی ہوگی، جوش مارتی ہوگی؛ (نصر، فقار، بَقْفُور، بَقْفُور) فَوْجٌ سے مغارے واحد غائب موئث۔

تَمَيَّزُ: وہ پھٹ جائے / پڑے تَمَيَّز سے مغارے واحد غائب موئث؛ (اصل میں تَمَيَّز، ایک ناء مددوف ہے)۔

خَرَّنَتْهَا أَلْمٌ يَا تِكْمُونَ نَذِيرٌ^٨ قَالُوا بَلٌ قَدْ

خَرَّنَتْهَا	أَلْمٌ	يَا تِكْمُونَ	قَالُوا	بَلٌ قَدْ
دارو غے اس کے	کیا نہیں	آیا تمہارے پاس	کوئی ڈرانے والا	کہیں گے ہاں
پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی بہایت کرنے والا نہیں آیا؟ دو کہیں گے کیوں نہیں ضرور				

جَاءَنَا نَذِيرٌ لَا فَكَدْبَنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ

جَاءَنَا	نَذِيرٌ	فَكَدْبَنَا	وَ قُلْنَا	مَا نَزَّلَ اللَّهُ
آیا تمہارے پاس	ڈرانے والا	پس جھلادیا ہم نے	اور کہا	نہیں نازل کی اللہ نے
ہمارے پاس ہمایت کرنے والا آیا تھا۔ لیکن ہم نے اسے جھلادیا اور کہا کہ خدا نے کوئی چیز نازل				

مِنْ شَيْءٍ هُلِّيْلٌ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَيْرٌ^٩

مِنْ شَيْءٍ	إِنْ أَنْتُمْ	إِلَّا	فِي ضَلَالٍ	كَيْرٌ
کوئی چیز	نہیں تم	مگر	گراہی میں	بڑی
عی نہیں کی تم تو بڑی غلطی میں (پڑے ہوئے) ہو۔				

وَقَالُوا لُوكَبًا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيَّ

وَقَالُوا	لُوكَبًا	نَسْمَعُ	أَوْ	نَعْقِلُ	مَا كُنَّا فِيَّ
اور کہیں گے	اگر ہوتے ہم	ستے	یا	سمجھتے	نہ ہوتے میں
اور کہیں گے اگر ہم ستے یا سمجھتے ہوتے تو					

أَصْحَابُ السَّعِيرٍ^{١٠} فَاعْتَرَفُوا بِذَثِّهِمْ فَسُحْقًا

أَصْحَابٌ	السَّعِيرٌ	فَاعْتَرَفُوا	بِذَثِّهِمْ	فَسُحْقًا
والوں	دو زخ	پس اعتراف کیا انہوں نے	اپنے گناہ کا	پس دوری ہے
دو زخیوں میں نہ ہوتے۔ پس وہ اپنے گناہ کا اقرار کر لیں گے۔ سو دو زخیوں				

افعال: **نَعْقِلُ**: ہم سمجھ لیتے، (ضرب) **عَقْلُ** (سمحتاً، تذرکنا) سے مضارع جمع **عَقْلَم**.

اسماء: **سُحْقًا**: دوری، رفع ہوتا، دور ہوتا، مصدر ہے (باب سمع و کرم)۔

لَا صَحِبُ السَّعِيرٍ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ

لَا صَحِبٌ	السَّعِيرٍ	إِنَّ	الَّذِينَ	يَخْشَوْنَ
رَبِّنَا وَالْوَلِيُّ كُلِّهِ	دُوزَخَ كَبِيرٍ	بَشَّك	جُولُوك	ڈُرْتَے ہیں

کے لیے (رجحت خدا سے) دوڑی ہے۔ (اور) جولوگ بن دیکھے اپنے پروردگار سے

آیت ۱۲ تا ۱۳ جو ان
دیکھے رب پر ایمان لاتے
ہیں ان کو اجر عظیم کی امید
دلائی گئی ہے۔

رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ ۹۹

رَبَّهُمْ	بِالْغَيْبِ	لَهُمْ	مَغْفِرَةٌ	وَّ أَجْرٌ	كَبِيرٌ
پروردگار اپنے سے	بن دیکھے	اکٹلے	بجش	اور اجر	عظیم ہے

ڈُرْتَے ہیں ان کے لیے بجش اور اجر عظیم ہے۔

وَأَسِرُوا قَوْلَكُمْ أَوْ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيهِمْ ۝ ۹۰

وَأَسِرُوا	قَوْلَكُمْ	أَوْ اجْهَرُوا	بِهِ	إِنَّهُ	عَلِيهِمْ
اور تم (لوگ) بات پوشیدہ کہو یا ظاہر وہ دل کے	بات اپنی	یا ظاہر کرو	اسے	پیک وہ	جانتا ہے

بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ إِلَّا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ طَهْ ۝ ۹۱

بِذَاتِ	الصُّدُورِ	إِلَّا يَعْلَمُ	مَنْ خَلَقَ	وَهُوَ
والی/مجید	سینے/دولوں کے	کیانے جانے کا وہ	جس نے پیدا کیا	اور وہ ہے

مجیدوں تک سے واقف ہے۔ بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو

الْطَّيِّفُ الْخَبِيرُ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ

الْطَّيِّفُ	الْخَبِيرُ	هُوَ	الَّذِي	جَعَلَ	لَكُمْ
پریک بن	بڑا بابر	وہی ہے	جس نے	کیا	تمہارے لیے

پوشیدہ باقیوں کا جاننے والا (اور) ہر جیسے آگاہ ہے۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے

جَهَرُوا بِمِزْوَرِ كَهْو (فتح) جَهَرٌ سے امر جمع حاضر مذکور۔

الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوا

وَ كُلُوا	فِي مَنَاكِبِهَا	فَامْشُوا	ذَلُولًا	الْأَرْضَ
اور کھاؤ	اسکے راستوں میں	پس چلو تو	مزرازم	زمین کو

زمین کو زم کیا تم اس کی راہوں میں چلو پھرو اور خدا کا (دیا ہوا) رزق

مِنْ رِزْقِهِ وَ إِلَيْهِ النَّسُورُ أَمْنِتُمْ مَنْ

مَنْ	مِنْ رِزْقِهِ	إِمْنَتُمْ	النَّسُورُ	وَ إِلَيْهِ
اس کے رزق سے	اور اسی کی طرف	زندہ ہو کر جاتا ہے	کیا تم بے خوف ہو	اس سے جو

کھاؤ۔ اور (تم کو) اسی کے پاس (قبوں سے کلکر) جاتا ہے۔ کیا تم اس سے جو آسمان میں

فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا

فَإِذَا	فِي السَّمَاءِ	أَنْ يَخْسِفَ	بِكُمُ	الْأَرْضَ
آسمان میں ہے	یہ کروہ دھنادے	تمہیں	زمین میں	پس ناگہاں

ہے بے خوف ہو کر تم کو زم میں میں دھنادے اور وہ اس وقت

هِيَ تَمُورٌ لَا أَمْ أَمْنِتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ

أَنْ	هِيَ تَمُورٌ	مَنْ	فِي السَّمَاءِ	أَمْ أَمْنِتُمْ
وہ لرزنے لگے	کیا تم بے خوف ہو	اس سے جو	آسمان میں ہے	یہ کہ

حرکت کرنے لگے؟ کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے نذر ہو کر

يُّسِّلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبَاً فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ

كَيْفَ	يُّسِّلَ	عَلَيْكُمْ	حَاصِبَاً	فَسَتَعْلَمُونَ
کہ کیسا ہے	تم پر	کنکر بھری ہوا	پس عنقریب تم جان لو گے	وہ بھیج دے

تم پر کنکر بھری ہوا چڑو دے؟ ستم عنقریب جان لو گے کہ میرا ذرا نا

افعال: **أَمْنِتُمْ**: تم مطمئن ہوئے / من میں پڑے، تم بے خوف ہوئے (معنی) آمنہ سے ماضی جمع حاضر مذکور۔

اسماع: **ذَلُولًا**: زم، مطیع، ہواز دل و ذل سے صفت شہر۔ **مَنَاكِبِ**: راہیں، اطراف و جوانب، مکتب کی جن.

آیت ۱۵ تا ۲۳: آن حقیقوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن سے انسان کو دن رات واسطہ پڑتا ہے مگر وہ ان کو دیکھ کر سبق حاصل نہیں کرتا۔ انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہے۔ اس کی بھالائی اسی میں ہے کہ اس کے سامنے جگ جائے۔

نَذِيرٌ^{١٧} وَلَقَدْ كَذَبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

نَذِيرٌ	وَلَقَدْ	كَذَبَ	الَّذِينَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
میراڑانا	اور حقیقت	جھٹایا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے تھے
کیسا ہے۔ اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی جھٹایا تھا۔				

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرٌ^{١٨} أَوْ لَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ

فَكَيْفَ	كَانَ	نَكِيرٌ	أَوْ لَمْ	يَرَوْا	إِلَى	الطَّيْرِ
تو کیسا	ہوا	میراعذاب	کیا نہیں	دیکھا انہوں نے	طرف	پرندوں کی
سو (دیکھ لو کہ) میرا کیسے اعذاب ہے۔ اکیا انہوں نے اپنے سروں پر اڑتے جانوروں						

فَوْقَهُمْ صَفَّتٌ وَّ يَقْبِضُنَّ مَا يُمْسِكُهُنَّ

فَوْقَهُمْ	صَفَّتٌ	وَيَقْبِضُنَّ	مَا	يُمْسِكُهُنَّ
اپنے اوپر	پر پھیلائے ہوئے	اور سکھرتے ہوئے	نہیں	تمامًا نہیں
کوئیں دیکھا جو پردوں کو پھیلاتے رہتے ہیں اور ان کو سکھر کی لیتے ہیں؟ خدا کے سوانحیں				

إِلَّا إِلَّرَ حَمْنٌ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ^{١٩} أَمْنٌ

إِلَّا الرَّحْمَنُ	إِنَّهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	بَصِيرٌ	أَمْنٌ (آمِنٌ. مَنْ)
مگر ارحم	بیک وہ	ہر چیز کو	دیکھنے والا ہے	بھلاکوں ہے
کوئی تمام نہیں سکتا۔ بیک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ بھلاکوں				

هُذَا الَّذِي هُوَ جَنْدُكُمْ وَ يَنْصُرُكُمْ مِنْ

هُذَا الَّذِي	هُوَ	جَنْدُكُمْ	يَنْصُرُكُمْ	مِنْ
وہ جو	وہ	فوج تمہاری	مد کرے تمہاری	سے
ایسا ہے جو تمہاری فوج ہو کر خدا کے سوانحہاری مدد				

الغایل: يَقْبِضُنَّ وَهُوَ سَمِيَّنَ (ضرب) قَبْضٌ (پکڑنا، روکنا، سیننا، مختصر کرنا) سے مضارع جمع غائب

سوئٹ۔

دُونَ الرَّحْمَنِ طِينَ الْكُفَّارُونَ إِلَّا فِي غَرَوْرٍ ۝ ۲۹

فِي غَرَوْرٍ	إِنَّ	الْكُفَّارُونَ	دُونَ الرَّحْمَنِ
دوکے میں	گر	کافر	نہیں

کر سکے؟ کافروں دوکے میں میں ہیں۔

أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرَازِقُهُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۝

رِزْقَهُ	هَذَا الَّذِي	يَرَازِقُهُمْ	أَمَّنْ
ریزق اپنا	اگر وہ روک لے	ریزق دے تمہیں	وہ جو

بھلاکوں نے اپنا ریزق بند کر لے تو کون ہے جو تم کو ریزق دے؟

بَلْ لَجُوا فِي عُتُوٰ وَنُفُورٍ ۝ ۳۰ أَفَمَنْ يَمْشِي مُكَبَّاً

بَلْ	لَجُوا	فِي عُتُوٰ	وَنُفُورٍ	أَفَمَنْ	يَمْشِي	مُكَبَّاً
بلکہ اڑے / جتھے ہوئے ہیں	اوٹھا گئے / نفرت	پس کیا جو	چلتا ہے	گرتا ہوا / اونڈھا	لیکن یہ سرکشی اور نفرت میں پھنسنے ہوئے ہیں۔	بھلا جو شخص چلتا ہوا من

عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى

عَلَى وَجْهِهِ	أَهْدَى	أَمَّنْ	يَمْشِي	سَوِيًّا	عَلَى
پر سیدھی ریا رہا ہے	یادوں جو	چلتا ہے	برابر / سیدھا	پر	کے بل گر گر پڑتا ہو وہ سیدھے راستے پر ہے یا جو سیدھے راستے پر

صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ ۳۱ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ

صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ	هُوَ الَّذِي	قُلْ	أَنْشَأَكُمْ
سیدھے راستے	کہو	وہی ہے جس نے	پیدا کیا تمہیں

برا بر چل رہا ہے؟ کہو وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا

افعال: اَمْسَكَ: اس نے روک رکھا، اِمسَاكٌ سے، ماضی واحد غائب مذکور۔

اسماء نفع: بھاگنا، دور ہونا، مصدر ہے (ضرور ضرب)۔ مُكَبَّاً: سرگوں اونڈھا، اِکْبَاب (اونڈھا کرنا) سے، اسم فعل (واحد مذکور)۔

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْعُلَةَ

وَجَعَلَ لَكُمْ	السَّمْعَ	وَالْأَبْصَارَ	وَالْأَفْعُلَةَ
اوْرَدَ	اوْرَدَ	اوْرَدَ	اوْرَدَ
كَانَ	اوْرَادِيْس	اوْرَادِيْس	اوْرَادِيْس
اوْرَادِيْس اوْرَادِيْس اوْرَادِيْس اوْرَادِيْس			

اوْرَادِيْس اوْرَادِيْس اوْرَادِيْس اوْرَادِيْس

قَلِيلًا مَا تَشْكِرُونَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ

﴿ آیت ۲۳ تا ۲۷: یعنی

تمہیں اللہ کے حضور پیش ہونا
ہے۔ نبی ﷺ کا کام تاریخ
بتانا نہیں، نبی کا کام پیش کا
لیکن دلانا ہے۔ جب وہ
وقت آ جائیگا تو تمہارے
چہرے بگز جائیں گے۔

قَلِيلًا	مَا تَشْكِرُونَ	ذَرَأَكُمْ	قُلْ	هُوَ الَّذِي
بہت کم	جو تم شکرا کرتے ہو	کہہ دیں	وہی ہے جس نے	پھیلایا تمہیں
(مگر) تم کم احسان مانتے ہو۔ کہہ دو کہ وہی ہے جس نے تم کو				

فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ وَيَقُولُونَ

فِي الْأَرْضِ	وَإِلَيْهِ	تُحْشَرُونَ	وَيَقُولُونَ	وَيَقُولُونَ
زمین میں	اور اسی کی طرف	تم جمع کیے جاؤ گے	اور کبھی بھی ہیں	زمین میں پھیلایا، اور اسی کے روپ و تم جمع کیے جاؤ گے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ

مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَدِيقِينَ

مَتَى	هَذَا	الْوَعْدُ	إِنْ كُنْتُمْ	صَدِيقِينَ
کب ہوگا			یہ	اگر ہوتے ہوں تو یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ

إِنَّمَا	الْعِلْمُ	عِنْدَ اللَّهِ	وَإِنَّمَا	أَنَا
کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے اور میں تو کھول کھول کر رہا رہتا ہوں	علم اللہ کے پاس ہے اور بات یہ ہے کہ	لذیز	لذیز	لذیز

٢٦) مُبِينٌ فَلَمَّا سَأَوْهُ زُلْفَةً سِيَّئَتْ وُجُوهُ

مُبِينٌ	فَلَمَّا	رَأَوْهُ	زُلْفَةً	سِيَّئَتْ	وُجُوهُ
کھول کر	پھر جب	اسے دیکھیں گے وہ	قریب	بگڑ جائیں گے	منہ
دینے والا ہوں۔ سو جب وہ دیکھیں گے کہ وہ (عدہ) قریب آگیا ہے تو کافروں کے منہ					

الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هُنَّا الَّذِيْ كُنْتُمْ

الَّذِينَ	وَقِيلَ	كَفَرُوا	هُنَّا	الَّذِيْ	كُنْتُمْ
ان لوگوں کے جنہوں نے	اور کہا جائے گا	کفر کیا	یہ ہے	وہ کہ	تھے تم
برے ہو جائیں گے اور (ان سے) کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جسکے تم					

٢٧) بِهِ تَدَعُونَ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ

بِهِ	تَدَعُونَ	قُلْ	أَرَأَيْتُمْ	إِنْ	أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ
بس کو	ماتھتے	کہو	کیا تم نے دیکھا	اگر	بلاک کر دے مجھے اللہ
خواستگار تھے۔ کوہ کھلا دیکھو تو اگر خدا مجھ کو اور میرے					

وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكُفَّارِ

وَمَنْ مَعِيَ	أَوْ رَحِمَنَا	فَمَنْ	يُجِيرُ	الْكُفَّارِ	إِنْ
اور جو میرے ساتھ ہیں	یا تم فرمائے ہم پر	تو کون	پناہ دے گا	کافروں کو	
ساتھیوں کو بلاک کر دے یا ہم پر مہربانی کرے تو کون ہے جو کافروں کو					

٢٨) مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمَّا

مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ	قُلْ	هُوَ الرَّحْمَنُ	أَمَّا
دردناک عذاب سے	کہو	وہی الرحمن	ایمان لائے ہم
دکھ دیئے والے عذاب سے پناہ دے گا؟ کہہ دو کہ وہ (خدائے) الرحمن (ہے) ہم اسی پر ایمان			

اعمال: سیّئت: وہ بٹکل کی گئی، وہ بری کی گئی، وہ (چہرے) بگڑے گئے (نصر، ماء، یسوس، سوء) (برا

ہونا، غمگین کرنا) سے ماضی مجھوں واحد غائب موبیث۔ **تَدَعُونَ**: تم آرزو کرتے ہو، تم ماتھتے ہو، ایقان (دووی کرنا) سے مفارع بخ حاضر مذکور۔

اسماء: زُلْفَة: بندیک، قریب، پاس۔

آیت ۲۹۰۲۸: کافرنی
اور آپ کے ساتھیوں کو
بد دعا میں دیتے تھے اس کا
جواب دیا گیا ہے۔

بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسْتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ

مَنْ هُوَ	فَسْتَعْلَمُونَ	تَوَكَّلْنَا	وَعَلَيْهِ	بِهِ
اُس پر	اُور اسی پر	بھروسایا ہم نے	پس عنقریب تم جان لوگے	کون ہے
لائے اور اسی پر بھروسار کھتے ہیں تم کو معلوم ہو جائے گا کہ				
فِي ضَلَلٍ مُّبِينٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ	فِي ضَلَلٍ مُّبِينٍ	قُلْ أَرَأَيْتُمْ	إِنْ أَصْبَحَ	
گمراہی میں	کھلی	کہو	بھلا دیکھو تو	اگر ہو جائے
صرتھ گمراہی میں کون پڑا رہا تھا۔ کہو بھلا دیکھو تو اگر تمہارا پانی (جو تم پیتے اور برستے ہو)				
مَاؤْكُمْ غُورًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَّعِينٍ	مَاؤْكُمْ	غُورًا	فَمَنْ	يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَّعِينٍ
پانی تمہارا	یچھا ترا ہوا	تو کون	لائے گا تمہارے لیے	پانی / جاری
خشک ہو جائے تو (خدا کے سوا) کون ہے جو تمہارے لیے شیریں پانی کا چشمہ بھالائے۔				



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہیں رحم والا ہے۔

نَ وَ الْقَلْمَ وَ مَا يَسْطُرُونَ لَا مَا أَنْتَ

نَ	وَ الْقَلْمِ	وَ مَا يَسْطُرُونَ	مَا	أَنْتَ
ن	تم ہے قلم کی	اور اسکی جودہ لکھتے ہیں	نہیں	تو
ن!	قلم کی اور جو (اُل قلم) لکھتے ہیں اسکی تم ! کہ (اے محمد!) تم اپنے			

اتصال: **يَسْطُرُونَ**: وہ لکھتے ہیں، (نصر) سطُرَ: مضارع جمع غالب ذکر۔

اسلام: **غُورًا**: یعنی جگہ پانی کا زمین کے اندر کھس جانا، غار۔ **يَغُورُ** کا مصدر ہے۔ **مَعِينٌ**: جاری روائی معنی: (یعنی جو نہ نرم فقار سے بہنا) سے صفت مشہد۔

آیت: ۳۰: یعنی پانی جس پر تمہاری زندگی کا دار و دار ہے اگر خشک ہو جائے تو اللہ کے سوا کون اس کو واپس لائے گا؟ کیا تمہارے بت جن کو تم پوچھتے ہو؟ کیا وہ اس پر قادر ہیں کہ پانی کے خشک سوتاں کو پھر سے جاری کر سکیں؟ پھر تم خود سوچو کے عادات کے لائق اللہ ہے یا تمہارے پھر کے یہ بت جنہیں تم پوچھتے ہو۔

سورۃ الْقَلْم (ن) یہ سورۃ بھی ابتدائی کی سورتوں میں سے ہے۔ یہ سورۃ اس زمانے میں نازل ہوئی جب مشرکین مکہ کی مخالفت میں شدت آچکی تھی۔ اس میں حضور ﷺ کو صبر و استقامت کی تلقین، اور مخالفین کو ان کے اعتراضات پر جواب اور ان کو تنبیہ و نصیحت کی گئی ہے۔

آیت: قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے قرآن لکھا جا رہا تھا۔